اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زکوۃ و صدقات کا نظام بیان کریں۔ انسان کی سماجی، اخلاقی اور روحانی زندگی پر اس کے اثرات بیان کریں

Start with the introduction of the answer........

زکوۃ و صدقات کا نظام

زکوۃ اسلام کا بنیادی رکن ہے ہر صاحب نصاب پر زکوۃ فرض ہے حضرت ابوبکر صدیق نے منکرین زکوۃ کے خلاف جہاد کیا تھا حالانکہ وہ لوگ اسلام کے باقی چار ارکان کو مانتے تھے حدیث میں بھی زکوۃ ادا کرنے کی تاکید کی گئی ہے اور زکوۃ نہ دینے والوں کے لیے دردناک عذاب کی وعید بھی سنائی گئی ہے۔ جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے حدیث نبوی کی رو سے وہ مال قیامت والے روز اس مالدار کے لئے عذاب بن جائے گا زکوۃ مالی عبادت ہے زکوۃ کا مقصد تزکیہ نفس و مال، امداد باہمی اور نصرت دین ہے۔ زکوۃ ارتکاز دولت کو روکتی ہے اور معاشرے میں معاشی توازن پیدا کرتی ہے۔ زکوۃ کے بے پناہ روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات ہیں

1۔ زکوۃ کے لغوی معانی

زکوۃ کے لغوی معانی ہیں "پاک کرنا" "نشوونما" اور افزائش۔ دینی اصطلاح میں زکوۃ سے مراد مقررہ حد سے زیادہ مال رکھنے والوں سے طے شدہ شرح کے

مطابق مال وصول کرے مقررہ مصارف پر خرچ کرتا ہے
زکوٰۃ کے اصطلاحی مفہوم میں مذکورہ مفہوم دونوں
لغوی معانی موجود ہیں یعنی زکوٰۃ سے مال پاک ہوتا ہے
اور برکت آتی ہے۔

2. زکوٰۃ کے بارے میں قرآنی احکام

زکوٰۃ کا بیان قرآن مجید میں بہت زیادہ
جگہوں پر آیا ہے۔ زکوٰۃ کو چونکہ اسلام میں بنیادی
اہمیت حاصل ہے اس لیے اس کا ذکر بہت بار نماز کے
ساتھ ہی کیا گیا ہے۔

واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع
الرّٰکعین
اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور رکوع
کرنے والوں کے ساتھ رکوع کیا کرو

البقرہ: 43

واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول
پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور اطاعت رسول
کرو

نور: 56

زکوۃ کی اہمیت حدیث میں

حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں - میں نے حضور اکرمؐ سے نماز ادا کرنے، زکوۃ دینے اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے پر بیعت کی -

(ایک جگہ پر) زکوۃ کی اہمیت کا اندازہ احادیثِ مبارکہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ بہت سے مقام پر آپؐ نے زکوۃ کے بارے میں ارشادات فرمائے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا جب تو نے اپنے مال سے زکوۃ ادا کردی تو تو نے اپنا فرض پورا کردیا -

زکوۃ کی اہمیت ایک اور حدیث سے بھی واضح ہوتی ہے جس میں حضور اکرمؐ نے ایک عربی کو جنت میں جانے کا عمل بتایا -

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ " ایک عربی حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جو کہ میں کروں اور جنت میں داخل ہو جاؤں تو آپؐ نے فرمایا " تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا اور فرض نمازیں ادا کر، زکوۃ دے اور رمضان کے روزے رکھ " اس اعرابی نے کہا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اس سے زائد کچھ نہ کروں گا - جب وہ آدمی چلا گیا تو حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر کسی نے جنت والوں میں سے کسی کو دیکھنا ہے تو وہ اس آدمی کو دیکھ لے "

Keep the description of single heading brief and increase the number of arguments

۲۔ زکوۃ کا نصاب اور شرح

زکوۃ کا نصاب قرآن کریم میں نہایت واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق زکوۃ کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

سونا و چاندی	سونے کا نصاب ساڑھے سات ($7\frac{1}{2}$) تولے اور چاندی ساڑھے باون ($52\frac{1}{2}$) تولے ہے اور ان پر زکوۃ کی شرح ($2\frac{1}{2}$) فیصد ہے۔
روپیہ پیسہ اور مال تجارت	روپیہ پیسہ اور مال تجارت کی قیمت اگر ($7\frac{1}{2}$) تولے سونے یا ($52\frac{1}{2}$) تولے چاندی کے برابر ہو تو اس کی قیمت لگا کر ($2\frac{1}{2}$) کے فیصد کی شرح سے زکوۃ عائد ہو گی
سوائم	یعنی چرنے والے وہ مویشی جو سال کا غالب حصہ چراگاہوں میں چرتے ہیں ان کا نصاب اس طرح ہے اونٹ پانچ عدد، بقرہ (گائے، بیل، بھینس) 30 عدد، غنم (بھیڑ بکریاں) چالیس 40 عدد
زرعی پیداوار	کل زرعی پیداوار پر بلا لحاظ نصاب زکوۃ عائد ہوتی ہے زرعی پیداوار پر زکوۃ کو عشر کہتے ہیں زمین بارش یا سیلاب یا قدرتی پانی سے سیراب ہو تو عشر دس فیصد، اور اگر کنویں یا ٹیوب ویل سے سیراب ہو تو شرح پانچ فیصد ہو گی۔

CamScanner

5

مصارفِ زکوۃ

سورۃ توبہ کی آیت نمبر 60 میں زکوۃ کے مصارف بیان کیے گئے ہیں۔

انما الصدقات ۔۔۔۔

i. فقیروں کیلئے

ii. مسکینوں کیلئے

iii. وہ لوگ جو زکوۃ کے کام پر مامور ہیں : عاملین

iv. وہ لوگ جن کی تالیف قلب مطلوب ہو : مولفۃ القلوب

v. گردنوں کو چھڑوانے والوں کے لیے : فی الرقاب

vi. قرضداروں کے لیے : غارمین

vii. اللہ کی راہ کے لیے : فی سبیل اللہ

viii. مسافروں کے لیے : ابن السبیل

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ اطاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں
۔ علامہ اقبال

6. ادائیگی زکوۃ

زکوۃ مسلمانوں سے وصول کر کے عام طور پر مسلمانوں کو ہی دی جاتی ہے۔

ایسے عزیز و اقارب جن کی کفالت شرعی اعتبار سے ایک فرد پر فرض ہے مثلاً ماں، باپ، بیٹی، شوہر اور بیوی وغیرہ کو زکوۃ نہیں دی جا سکتی البتہ عزیز و اقارب، غیروں کے مقابلے میں قابلِ ترجیح ہیں۔

عام حالات میں ایک بستی کی زکوۃ خود اسی بستی میں تقسیم ہونی چاہیے البتہ اس بستی میں مستحق زکوۃ نہ ہونے یا کسی دوسری بستی میں ہنگامی صورتحال مثلاً سیلاب، زلزلہ، قحط وغیرہ کے موقع پر زکوۃ دی جا سکتی ہے۔

زکوۃ دینے والا دیتے وقت یہ اطمینان کرے کہ جس شخص کو زکوۃ دی جا رہی ہے وہ اس کا صحیح مستحق ہے یا نہیں۔

7۔ زکوۃ اور ٹیکس میں فرق

زکوۃ ایک مذہبی اصطلاح ہے جو مال کو پاک کرنے کا ذریعہ ہے اور یہ خاص طور پر اسلام میں دی جاتی ہے۔ اس سے غریب اور نادار لوگوں کی مدد کی جاتی ہے جبکہ ٹیکس ایک حکومتی اصطلاح ہے جس میں مذہب کی قید نہیں ہے اسے تمام مذہب کے لوگ ادا کرتے ہیں یہ عام طور پر عام لوگوں سے جو ملک کے شہری ہوں مختلف صورتوں میں ان سے وصول کیا جاتا ہے مثلاً بجلی کے بل میں، انٹرنیٹ کے بل میں، کوئی شے خریدنے پر وغیرہ وغیرہ۔

8۔ زکوۃ کی فرضیت

زکوۃ کی فرضیت 2 ہجری کو ہوئی تھی لیکن حضور پاک ﷺ نے 9 ہجری کو اس کو قابلِ عمل بنایا۔ حضرت عمر فاروق نے اپنے دور میں زکوۃ کو بہت حد تک لاگو کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق نے تو زکوۃ نہ ادا کرنے والوں کے خلاف جہاد کیا۔

زکوۃ کے روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات۔

۱- زکوۃ کے روحانی اثرات

I تزکیہ مال

زکوۃ ادا کرنے سے مال پاک ہو جاتا ہے اس کے بعد وہ اپنے مال کو اطمینان قلب کے ساتھ اپنے جائز تصرف میں لا سکتا ہے۔ جب تک وہ زکوۃ نہ دے اس کا مال پاک نہ ہوگا اور اس کے مال میں غریبوں کا حق شامل ہوگا۔ محمد صلاح الدین اپنی تصنیف "بنیادی حقوق" میں اس کو تفصیل سے بیان فرماتے ہیں۔ کہ "وہ مال جس میں سے زکوۃ نہ دی گئی ہو وہ ہرگز پاک نہیں ہو سکتا۔"

II تزکیہ نفس

زکوۃ ادا کرنے سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اپنے مال سے اور اپنی خوشی سے اللہ تعالی کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جب انسان اپنے مال میں سے زکوۃ نکالتا ہے تو اس کی مال سے محبت کم ہو جاتی ہے بخل اور کنجوسی کا جذبہ مغلوب ہوتا ہے۔ اللہ تعالی سے تعلق استوار ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے:

"وہ شخص مومن نہیں جو خود سیر ہو کر کھانا کھائے جبکہ اسکا ہمسایہ بھوکے پیٹ سوئے۔"

III حصول نیکی

زکوۃ دینے سے نیکی حاصل ہوتی ہے۔ کوئی انسان

خواہ کتنا ہی عبادت گزار کیوں نہ ہو جب تک اپنے اوپر زکوۃ عائد ادا نہیں کرے گا اسے حقیقی نیکی حاصل نہیں ہو سکتی

لن تنالو البر حتی تنفقو مما تحبون

تم نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی ان چیزوں میں سے خرچ نہ کرو جو تمھیں محبوب ہو

| آل عمران : 92 |

IV عزاب سے نجات کا ذریعہ

قرآن پاک میں بار بار بتایا گیا ہے کہ اگر زکوۃ ادا نہ ہوگی تو سخت عذاب ہوگا۔ جب زکوۃ کی ادائیگی ہو جاتی تو زکو عذاب سے نجات ملتی ہے۔

ب) زکوۃ کے اخلاقی اثرات

I تواضع وانکساری

زکوۃ پر یقین رکھنے والا یہ بھی یقین رکھتا ہے کہ میرے پاس جو دولت ہے وہ سب خدا کی عطا کردہ ہے اس میں میرا اپنا کوئی کمال نہیں ہے اسطرح اس میں تواضع وانکساری پیدا ہوتی ہے اور اسکی طبعیت سے خود سری ختم ہو جاتی ہے

II احساس ذمہ داری

زکوۃ انسان میں احساس ذمہ داری پیدا کرتی ہے کہ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے مال میں سے شرع کے مطابق حصہ نکالے تاکہ غریب اور مفلس اس سے

فائدہ اٹھا سکیں اور معاشرے میں اچھی طرح جی سکیں
اور ضروریات زندگی کو پورا کر سکیں۔

وانفقوا فی سبیل اللہ
اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو
-البقرہ: 195-

iii خود کفالت

زکوۃ کی وجہ سے خود کفالت پروان چڑھتی ہے یعنی جب صاحب نصاب زکوۃ کی ادائیگی کرتے ہیں تو اس سے (مال دار) فقراء، مساکین، عاملین، رقاب، قیدی وغیرہ اپنی کی مشکلوں سے رہائی پاتے ہیں۔

ج) زکوۃ کے سماجی اثرات

I- ارتکاز دولت کا قلع قمع

اگر دولت چند ہاتھوں تک مرتکز ہو کر رہ جائے جیسا کہ سرمایہ داری اور جاگیرداری کے نظام میں ہوتا ہے تو اس سے امیر مزید امیر اور غریب مزید غریب ہوتا چلا جاتا ہے اور معاشرہ بہت سے تضاد کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لیے زکوۃ کے ذریعے سے ارتکاز دولت معاشرے میں وجود نہیں پاتا اور معاشرہ مزید ترقی کرتا ہے

II سماجی تحفظ کی فراہمی

زکوۃ کی بدولت ریاست اس قابل ہو جاتی ہے کہ افراد معاشرہ کو سماجی تحفظات فراہم کر سکے

اگر انہیں سماجی تحفظ حاصل ہوں گے تو وہ اطمینان کے ساتھ ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔

۱۴۔ امدادِ باہمی

زکوۃ کا ایک مقصد یہ ہے کہ ملت کے نادار افراد کی مدد کی جائے تاکہ ان کی بنیادی ضروریات پوری ہو سکیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

"اللہ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے کہ ان کے امرا سے لی جائے اور غربا میں تقسیم کی جائے۔"

۱۵۔ خلاصۂ کلام

زکوۃ کے فرض ہونے کا مقصد نا صرف معاشرے میں توازن قائم کرنا تھا بلکہ اس سے اس کے نادار اور غریب لوگوں کے لئے وسیلے کا انتظام بھی کرنا تھا اللہ کے طے کردہ اصول بے شک بہت ہی اعلیٰ ہیں جن پر عمل کرتے ہوئے ایک انسان با آسانی جنت حاصل کر سکتا ہے اور زکوۃ جیسی عبادت کو ادا کرنے سے رضائے الٰہی حاصل کر سکتا ہے معاشرے میں توازن اور تحفظ کا احساس پیدا کرنے معاشرے کو امن کا گہوارہ بنایا جا سکتا ہے اور نصرت الٰہی اور نصرت دین بھی حاصل ہو جاتی ہے

دستِ دولت آفریں کو مزد یوں ملتی رہی
اہلِ ثروت جیسے دیتے ہیں غریبوں کو زکوۃ

Good answer!!